## 163541 ـ كيا بيوى كے مال ميں خاوند كو تصرف كا حق ہے

### سوال

ميرى ايك سہيلى كے خاوند نے دوسرى شادى كر لى ہے اور يہ نئى بيوى اس كا پہلے خاوند سے ايك بچہ بھى ہے، اور ميرى سہيلى كے اپنے اس موجودہ خاوند سے دو بچے ہيں، ميرى سہيلى كو حكومت كى جانب سے ماہانہ اخراجات كے ليے كچھ رقم ملتى ہے، اور دوسرى بيوى كو بھى حكومت سے رقم حاصل ہوتى ہے.
مشكل يہ ہے كہ ميرى سہيلى كا خاوند اپنى بيوى سے مطالبہ كر رہا ہے كہ وہ يہ رقم اس كے نام ٹرانفسر كر دے تا كہ وہ خود ہر ماہ لے ليا كرے، اور دليل يہ ديتا ہے كہ اسلام اجازت نہيں ديتا كہ عورت خود براہ راست حكومت سے رقم حاصل كرے، ليكن وہ دوسرى بيوى سے ايسا مطالبہ نہيں كر رہا، جب اس كى پہلى بيوى نے اس يہ كہا كہ تم اپنى دوسرى بيوى سے بھى يہى مطالبہ كيوں نہيں كرتے تو اس كا كہنا تھا:
وہ تو شادى سے قبل بھى يہ رقم حاصل كر رہى تھى، اس ليے اسے يہ مطالبہ كرنے كا حق حاصل نہيں، برائے مہربانى آپ بتائيں كہ اس سلسلہ ميں شرعى رائے كيا ہے ؟

### پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اصل ميں جو مال عورت كى مليكت ہے چاہے وہ مہر كى رقم ہو يا تجارت يا پھر وراثت كا مال يا حكومت سے ملتا ہو اس ميں خاوند كا كوئى حصہ نہيں ہے، بلكہ يہ تو عورت كى ملكيت ہے، خاوند كے ليے اس وقت تك حلال نہيں جب تك اس كى بيوى راضى و خوشى اسے نہ دے.

اور بيوى كے مال كى ملكيت خاوند كو حاصل ہوتى تو پھر بيوى فوت ہو جانے كى صورت ميں بيوى كى سارى ميراث خاوند كو ملتى اور اس ميں كوئى دوسرا شريك نہيں ہو سكتا تھا، ليكن اس كا شريعت ميں كوئى وجود نہيں ملتا.

اس بنا پر بيوى كو حكومت كى جانب سے جو رقم بطور امداد حاصل ہوتى ہے وہ بيوى كى خاص ملكيت ہے، اور خاوند اس كو جبرا حاصل كرنا حلال نہيں، اور خاوند كا يہ كہنا كہ اسلام نے عورت كو براہ راست حكومت سے مال لينا مباح نہيں كيا، اس كى اس بات كى شريعت ميں كوئى دليل نہيں ہے، اس ليے اس ميں مرد و عورت سب برابر ہيں.

اس لیے خاوند کے لیے اپنی بیوی کی رضامندی کے بغیر اس کا مال لینا حلال نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور عورتوں کو ان کے مہر راضی و خوشی دے دو، اور اگر وہ اس میں سے راضی و خوشی تمہیں کچھ دے دیں تو اسے خوشی کے ساتھ کھا لو النساء ( 4 ).

سوال نمبر ( 3054 ) کے جواب میں کتاب و سنت اور علماء کرام کے اجماع کے دلائل بیان کیے جا چکے ہیں کہ خاوند پر اپنی بیوی کا نان و نفقہ اور رہائش وغیرہ واجب ہے، اور اس میں خاوند کی استطاعت اور قدرت کو مدنظر رکھا جائیگا، اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اگر بیوی مالدار بھی ہو تو اس کے مرضی اور خوشی کے بغیر خاوند اس پر کوئی خرچ نہیں ڈال سکتا.

مزید آپ بیوی کی تنخواہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے سوال نمبر ( 126316 ) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .